PAST PAPER ANALYSIS

پیپر میں طلبہ کو 2 تفصیلی سوالات (Long Questions) دیے جاتے ہیں، جن میں سے 1 سوال حل کرنا ہوتا ہے۔ سر اُسامہ کے تجزیے کے مطابق اگر طلبہ سورۃ نمبر 1 سے 8 تک کے تفصیلی سوالات کی مکمل تیاری کر لیتے ہیں، تو تفصیلی سوالات والا حصہ مؤثر انداز میں تیار ہو سکتا ہے۔ یہ وہ اہم تفصیلی سوالات ہیں جو گزشتہ دو سالوں کے امتحانات میں بار بار پوچھے جا رہے ہیں، اس لیے ان پر خصوصی توجہ دینا طلبہ کے لیے نہایت فائدہ مند ثابت ہوگا۔ مزید یہ کہ گزشتہ امتحانی پرچوں کے تجزیے کے مطابق پہلا تفصیلی سوال عموماً پہلی 8 سورتوں کے اندر ہی مکمل ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے ان سورتوں کی تیاری امتحانی نقطۂ نظر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ طلبہ کی آسانی اور بہتر سمجھ کے لیے گزشتہ امتحانی پرچوں کی تصاویر بھی نیچے شامل کی گئی ہیں تصویر میں واضح دکھایا جا رہا ہے کہ پہلا تفصیلی سوال پہلی 8 سورتوں میں مکمل ہو جاتا ہے۔

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیے۔

(الف) سورۃ النور کے بنیادی مضامین

(ب) سورۃ الطلاق کی روشنی میں ازدواجی مسائل واحکام

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ تحریر کیجیے۔

(i) سورۃ الحجرات کے بنیادی مضامین

(ii) سورۃ الحشر کے بنیادی مضامین

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیے۔

(الف) سورۃ النساء کے بنیادی مضامین

(ب) سورۃ المنافقون کی روشنی میں منافقین کا کردار

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک (1) موضوع پر نوٹ تحریر کیجیے۔

(i) سورۃ المآئدہ کے بنیادی مضامین

(ii) سورۃ التغابن کا تعارف اور احکام

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیے۔

(الف) سورۃ النور کے بنیادی مضامین۔

(ب) سورۃ الحشر کی روشنی میں یہودیوں کی سازشیں اور اُن کی جلاوطنی۔

سوال5: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیے۔

(i) سورۃ الحجرات کے بنیادی مضامین

(ii) سورۃ الفتح کی روشنی میں صلح حدیبیہ

YOUTH ACADEMY

ترجمۃ القرآن، ٹارگٹ غیر حل شدہ 08 تفصیلی سوالات

تعداد	سوال	سورت کا نام
09	سورۃ النساء کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ النساء
07	سورۃ المائدہ کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ المائدہ
03	سورۃ النور کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ النور
05	سورۃ الاحزاب کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ سورۃ الاحزاب کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت تحریر کریں۔	سورۃ الاحزاب
01	سورۃ محمد کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ محمد
06	سورۃ الفتح کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ الفتح
06	سورۃ الحجرت کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ الحجرت
-	سورۃ الحدید کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ الحدید

YOUTH ACADEMY

ترجمۃ القرآن، ٹارگٹ حل شدہ تفصیلی سوالات

تعداد	سوال	سورت کا نام
09	سورۃ النساء کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سورۃ النساء

جواب: سورۃ النساء کے بنیادی مضامین

تعارف: سورۃ النساء قرآن مجید کی چوتھی سورت ہے۔ اس میں چوبیس (24) رکوع اور ایک سو چھہتر (176) آیات ہیں۔ یہ سورت چوتھے پارے سے شروع ہو رہی ہے۔ اس سورت میں عورتوں کے حقوق کے متعلق احکام ذکر کیے گئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ النساء رکھا گیا ہے۔ یہ سورت سورۃ البقرۃ کے بعد طویل ترین سورت ہے۔ سورۃ النساء ان سورتوں میں سے ہے جن کو اَلسَّبْعُ الطِّوَالُ یعنی سات طویل ترین سورتیں کہتے ہیں۔ ان کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ یہ مجھے تورات کے بدلے میں عطا فرمائی گئی ہیں۔ (مسند احمد: 17107)

حقوق اللہ کی تعلیم: سورۃ النساء میں حقوق اللہ کے ضمن میں

- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔
- ہر عمل میں اخلاص اختیار کرنے اور ریاکاری سے اجتناب کی تاکید کی گئی ہے۔
- حقوق اللہ میں اہم ترین حق نماز ہے۔

نماز کے احکام: اس سورت میں سفر، خوف اور حالت مرض میں نماز کے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں۔

حقوق العباد کے احکامات: حقوق العباد کے حوالے سے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ قریبی رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، ہمسائیوں اور مسافروں وغیرہ کے حقوق ادا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

معاشرتی معاملات کے متعلق ہدایات: اس سورت میں سماجی اور شرعی ضروریات کے حوالے سے بھی مختلف ہدایات و تعلیمات دی گئی ہیں۔ مثلاً

- نشہ کی ممانعت کی گئی ہے۔
- تیمم کا طریقہ بتایا گیا ہے۔
- انسانی جان کی حفاظت کے لیے جامع ہدایات فراہم کی گئی ہیں۔
- ہجرت اور مہاجرین کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
- معاشرتی معاملات میں انسان کے ذمہ دارانہ کردار کے حوالے سے سچی گواہی دینے پر زور دیا گیا ہے۔

اہل کتاب اور منافقین کے رویوں کی مذمت: اہل کتاب اور منافقین کے غیر ذمہ دارانہ اور غلط رویوں مثلاً

- تحریف کتاب
- اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے
- جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنے
- موت سے ڈرنے
- اور مسلمانوں کو راہ راست سے ہٹانے کی کوششوں کی مذمت کی گئی ہے اور انھیں لعنت کا مستحق ٹھرایا گیا ہے۔

عورتوں کے حقوق اور ذمہ داریاں: اس سورت میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے اور ان سے اچھے سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً

- نکاح کے وقت حق مہر کی ادائیگی کا بیان ہے۔
- ازدواجی زندگی میں حسنِ معاشرت کی تاکید کی گئی ہے۔
- وراثت میں خواتین کا حصہ متعین کیا گیا ہے۔
- جن خواتین سے نکاح ہو سکتا ہے اور جن سے نہیں ہو سکتا، ان رشتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔
- اس سورت میں جہاں عورتوں کے حقوق کی وضاحت ہے وہاں ان پر کچھ اخلاقی و معاشرتی ذمہ داریاں بھی متعین کی گئی ہیں۔

وراثت کے احکام: سورۃ النساء میں وراثت کی تقسیم کے احکام تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ وراثت میں خواتین کا حصہ متعین کیا گیا ہے۔

یتیموں کے مال کی حفاظت: سورۃ النساء میں یتیموں کے حقوق ادا کرنے کے حوالے سے درج ذیل ہدایات دی گئی۔

YOUTH ACADEMY

❖ ان کے اموال کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
❖ یتیم بچوں کے مال کو اپنے مال میں ملا کر رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔
❖ یہ تاکید کی گئی ہے کہ یتیموں کا مال بے جا استعمال نہ کیا جائے۔
❖ اسے ضائع نہ کیا جائے۔
❖ نہ ہی کم سنی میں ان کے حوالے کیا جائے۔

جب وہ سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ جائیں تو مکمل دیانت داری سے ان کے حوالے کر دیا جائے۔

تعداد	سوال	سورت کا نام
07	سُورَةُ الْمَآئِدَةِ کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سُورَةُ الْمَآئِدَةِ

جواب: . سُورَةُ الْمَآئِدَةِ کے بنیادی مضامین

تعارف: سُورَةُ الْمَآئِدَةِ قرآنِ مجید کی پانچویں (5) سورت ہے۔ یہ چھٹے (6) پارے سے شروع ہو کر ساتویں (7) پارے میں ختم ہوتی ہے۔ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس کی ایک سو بیس (120) آیات اور سولہ (16) رکوع ہیں۔ سُورَةُ الْمَآئِدَةِ کا نام اس کی آیت نمبر ایک سو بارہ (112) "اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ" سے ماخوذ ہے۔ اَلْمَآئِدَة دسترخوان کو کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے نزولِ مائدہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کی مناسبت سے اسے سورۃ المائدہ کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک نام سُورَةُ الْعُقُوْدِ بھی ہے۔ عقود کا معنیٰ وعدے اور معاہدے کے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اہلِ ایمان کو اپنے عہد و پیمان پورے کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

سات سورتوں کا علم: سُورَةُ الْمَآئِدَةِ قرآنِ مجید کی ان سات سورتوں میں سے ہے جن کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو اِن کو حاصل کرلے گا یعنی ان میں بیان کردہ علوم سیکھ لے گا، وہ عظیم عالم بن جائے گا۔

آخر میں نزول: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا سُورَةُ الْمَآئِدَةِ سب سے آخر میں نازل ہوئی، لہٰذا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔

وعدے کی پاسداری: سُورَةُ الْمَآئِدَةِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو معاہدے پورے کرنے کی تاکید کی ہے۔

کن جانوروں کا گوشت حرام ہے؟

❖ سُورَةُ الْمَآئِدَةِ میں حالتِ احرام میں شکار کی حرمت بیان کی گئی ہے۔
❖ مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جس جانور پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے، کو حرام قرار دیا گیا ہے۔
❖ اسی طرح وہ جانور بھی حرام ٹھہرائے گئے ہیں جو گلا گھٹنے، چوٹ لگنے، کسی دوسرے جانور کا سینگ لگنے سے یا گر کر مر جائیں یا وہ جانور جسے کوئی درندہ کھالے۔
❖ البتہ اگر انھیں مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے تو ایسے جانور کا گوشت کھانا حلال ہے۔
❖ بتوں کی قربان گاہ پر ذبح کیے جانے والے جانور بھی حرام قرار دیے گئے ہیں۔

حلال و حرام کا بنیادی اصول:

سُورَةُ الْمَآئِدَةِ میں حلال و حرام کے اصول و قواعد بیان کیے ہیں۔ حلال و حرام کی تفصیلات ذکر کرنے کے بعد ایک بنیادی اصول یہ بیان کیا گیا ہے کہ تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں جن کو اسلامی شریعت نے حرام نہیں ٹھہرایا۔

تکمیلِ دین کا اعلان: سُورَةُ الْمَآئِدَةِ میں اتمامِ نعمت اور تکمیلِ دین کا اعلان کیا گیا ہے۔ یعنی دین کے تمام ارکان، فرائض، سنن اور احکام وحدود بیان کر کے اس نعمت کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں کی کتاب میں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید کا دن بنا لیتے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کون سی آیت؟ اس نے کہا "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم اس دن اور جگہ کو جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی، یہ عرفہ کا دن تھا۔ گویا یہ عرفہ کا دن مسلمانوں کے لیے ایک عظیم دن ہے۔

طہارت سے متعلق احکام: سُورَةُ الْمَآئِدَةِ میں طہارت سے متعلق وضو، غسل اور تیمم کے احکام ذکر کیے گئے ہیں۔

YOUTH ACADEMY

ایمان اور عملِ صالح: اس سورت میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ ہر حال میں عدل وانصاف سے کام لیں اور کسی قوم کی دشمنی بھی انھیں ناانصافی پر آمادہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور عملِ صالح اختیار کرنے والوں کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور آیاتِ باری تعالیٰ کو جھٹلایا ان کے لیے دوزخ کی وعید سنائی گئی ہے۔

بنی اسرائیل کے بُرے اعمال کا تذکرہ: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بُرے اعمال کا تذکرہ کیا ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو توڑا، کتاب اللہ میں تحریف کی، اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام علیہم السّلام کی نافرمانی کا ارتکاب کیا۔ ان برے اَعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اور ان کے دل سخت کر دیے۔

عیسائیوں کے بُرے اعمال کا تذکرہ: یہودیوں کے بعد مسیحیوں کے بُرے اَحوال کا تذکرہ ہے کہ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کو فراموش کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا، وہ خود کو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور محبوب قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرح کے اعمال سے بچنے اور دین میں غلو سے گریز کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

ناحق قتل، ساری انسانیت کا قتل: سُورَۃُ الْمَآئِدَۃِ میں حضرت آدم علیہ السّلام کے دو بیٹوں کی قربانی کا قصّہ ذکر کرتے ہوئے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقین کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اس قصے کے تناظر میں یہ قانون بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ جس نے کسی ایک انسان کو ناحق قتل کیا گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی۔

چوری اور ڈاکازنی کی سزائیں: اس سورت میں ڈاکازنی اور چوری کی سزا بھی ذکر کی گئی ہیں۔

- ڈاکازنی کی سزا یہ ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے، سولی چڑھا دیا جائے، ان کے ہاتھ پاوں کاٹ دیے جائیں اور ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔
- چوری کی سزا یہ ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ یہ سزائیں اس لیے مقرر کی گئی ہیں کہ انسان ان سے عبرت حاصل کرے۔

دین ایک مگر معاشرتی احکام مختلف: تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کا دین ایک ہے لیکن اپنے اپنے وقت کے اعتبار سے ہر امت کے لیے معاشرتی احکام مختلف رہے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دین کی تکمیل کر دی گئی اور دینِ اسلام ہر اعتبار سے مکمل اور قیامت تک کے لیے قابلِ عمل ہے۔

اہلِ کتاب کا قبولِ اسلام: سُورَۃُ الْمَآئِدَۃِ میں اللہ تعالیٰ نے چند حق پرست اہلِ کتاب کا تذکرہ کیا ہے کہ جب انھوں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب کی آیات کو سنا تو ان کے دل نرم ہو گئے، وہ گریہ وزاری کرنے لگے اور حق کی شہادت دیتے ہوئے ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس رویے کی تعریف کرتے ہوئے انھیں جنت کا حق دار ٹھہرایا۔ جنھوں نے ایمان لانے سے انکار کیا انھیں جہنم کی وعید سنائی گئی۔

تعداد	سوال	سورت کا نام
03	سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ

جواب: سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ کے اہم مضامین

تعارف: سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ قرآن مجید کی چوبیسویں (24) سورت ہے۔ یہ سورت قرآن مجید کے اٹھارویں (18) پارے میں ہے۔ اس سورت میں چونسٹھ (64) آیات اور نو (9) رکوع ہیں۔ یہ سورت مدنی دور کے وسط میں نازل ہوئی۔ اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر پینتیس (35) اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ترجمہ: "اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے" سے ماخوذ ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مَردوں کو سُوۡرَۃُ الْمَآئِدَۃِ سکھاؤ اور اپنی عورتوں کی سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ سکھاؤ۔ (شعب الایمان: 2205)

سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ اور اس سے پہلی سورت سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ کے مضامین مشترک نوعیت کے ہیں۔ سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ کو سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ کا اختتامیہ بھی کہا گیا ہے، یعنی جو معاشرتی زندگی سے متعلقہ مضامین سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ میں بیان کیے گئے ہیں ان کی تفصیل سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ میں آئی ہے۔

احکامِ عفت وعصمت: سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ کی ابتدا میں عفت وعصمت کی حفاظت کے متعلق اسلامی اَحکام بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں بدکاری کی سخت سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ زانی مرد اور عورت کے رویوں کی سنگینی کو بیان کر کے ان کے لیے سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔

لِعَان: اسی طرح پاک باز عورت پر تہمت لگانے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ شوہر کے اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگانے کی صورت میں ان کی علیحدگی کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، جس کو لِعَان کہتے ہیں۔

واقعہ اِفک: اس سورت مبارکہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت اور پاک دامنی کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جس کو واقعہ اِفک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

گھر میں داخلے کے آداب: اس سورت میں گھر میں داخلے کے معاشرتی آداب واَحکام بھی بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً

YOUTH ACADEMY

❖ کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخلے سے منع کیا گیا ہے۔
❖ البتہ مسافر خانے اور سرائے وغیرہ کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔
❖ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو بہترین دعا کہا گیا ہے۔
❖ نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

زیب و زینت کے احکامات: عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے شوہر، باپ، دادا، شوہر کے باپ دادا، اپنے بیٹے، شوہر کے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، مسلمان عورتوں، باندیوں، نفسانی خواہش سے پاک مردوں اور چھوٹے بچوں کے سوا اپنی زیب و زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کریں۔

آرام کے مخصوص اوقات کے بارے احکامات: ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آرام کرنے کے تین مخصوص اوقات یعنی فجر سے پہلے، ظہر سے پہلے اور عشا کے بعد، اہلِ خانہ کے پاس بغیر اجازت کے داخل نہیں ہونا چاہیے۔

نکاح کی تاکید: مسلمانوں کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے غیر شادی شدہ مردوں، عورتوں، غلاموں اور باندیوں کا نکاح کر دیا کرو تاکہ وہ برائی سے بچے رہیں۔

نورِ الٰہی: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نورانیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور نورانیت کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ
❖ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔
❖ اس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو۔
❖ چراغ ایک فانوس میں رکھا ہو۔
❖ فانوس گویا ایک موتی جیسا ستارا ہو اور اس چراغ کو زیتون کا تیل روشن کرے۔
❖ نورانیت کا عالم یہ ہے کہ بغیر شعلے کے خود ہی روشن ہو جائے، یعنی نور ہی نور ہے۔

مسلمانوں اور کافروں کے اعمال کی مثال: سُورَةُ النُّورِ میں مسلمانوں اور کافروں کے اعمال کی مثال یوں دی گئی ہے کہ
❖ مسلمان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے اور قیامت کے دن کا خوف رکھتے ہیں۔ انھیں ان کے اَعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔
❖ جب کہ کافروں کے اعمال گویا سَراب ہیں کہ دور سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پانی ہے مگر قریب جانے پر کچھ نظر نہیں آتا۔

منافقین کا طرزِ عمل: سُورَةُ النُّورِ میں منافقین کے طرزِ عمل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔
❖ منافقین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فیصلوں سے رُوگردانی کرتے ہیں۔
❖ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں بیٹھے ہوتے ہیں تو آنکھیں چُرا کے نکل جاتے ہیں۔
❖ جب کسی معاملے میں فیصلہ ان کے خلاف آئے تو انکار کرتے ہیں۔
❖ جب فیصلہ حق میں آئے تو خوش ہوتے ہیں۔
❖ منافقین قسمیں کھا کھا کر اپنی وفاداری کا یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے دل کی کیفیت کو جانتا ہے۔
❖ دنیا و آخرت کی کامیابی انھی لوگوں کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرتے ہیں اور روگردانی کرنے والوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

مومنین کا طرزِ عمل: سُورَةُ النُّورِ میں اہلِ ایمان کا طرزِ عمل یہ بیان کیا گیا ہے کہ
❖ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فیصلوں کو دل سے تسلیم کرتے ہیں۔
❖ وہ آدابِ مجلس کا خیال کرتے ہیں۔
❖ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔
❖ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح نہیں بلاتے جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔

سورت کا نام	سوال	تعداد
سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ	**سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ** کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ سورۃ الاحزاب کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت تحریر کریں۔	05

جواب: سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ کے بنیادی مضامین

YOUTH ACADEMY

جاہلانہ رسموں کی نشاندہی: سُورۃُ الاَحزاب کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اہلِ عرب کے جاہلانہ طریقے ظِہار اور مُتَبَنّٰی کے حوالے سے ہدایات عطا فرمائی ہیں۔ احکام شریعت پر ڈٹے رہنے اور کفار و منافقین کے دباؤ کو قبول نہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ظِہار: ظِہار سے مراد کسی مرد کا اپنی بیوی کو ماں، بہن یا کسی بھی محرم عورت جیسا کہہ کر جدا کرنا ہے۔

متبنّٰی کی شرعی حیثیت: متبنّٰی سے مراد منہ بولا بیٹا ہے۔ اسلام نے منہ بولے بیٹے کو عزت و وقار ضرور دیا ہے لیکن سماجی معاملات میں غیر محرم کی حیثیت دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہر فرد کو اس کے اصل والد کی طرف منسوب کیا جائے۔ والد کا علم نہ ہونے کی صورت میں دینی بھائی قرار دیا جائے۔

نبی اکرم مومنوں کی جانوں سے بھی افضل: مزید فرمایا گیا ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر ہیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھم مومنین کی مائیں ہیں۔

دو اہم واقعات: اس سورت میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کے دو اہم واقعات

- غزوۂ احزاب
- اور غزوۂ بنو قریظہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

شرعی احکامات کا بیان: اس سورت میں بہت سے شرعی احکام بھی بیان کیے گئے ہیں۔ جیسے

- میراث کی تقسیم رشتہ کی بنیاد پر ہوگی نہ کہ اس اسلامی بھائی چارہ کی بنیاد پر، جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار و مہاجرین کے درمیان مؤاخات کی صورت میں قائم فرمایا تھا۔
- اس سورت میں عورتوں کے لیے حجاب کا حکم دیا گیا ہے کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو اپنے جسم پر چادر ڈال کر نکلا کریں۔
- اس کے ساتھ ساتھ زمانۂ جاہلیت کی رسموں کو ختم کیا گیا ہے۔
- ایک یہ کہ کوئی شخص بیوی کو ماں سے تشبیہ دے دیتا تو وہ ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہو جاتی اور وہ گویا ماں کے درجہ میں آ جاتی۔
- دوسری یہ کہ اگر کوئی شخص کسی کو منہ بولا بیٹا بنالیتا تو اس کی بیوی کو حقیقی بہو سمجھتے ہوئے محرم قرار دیا جاتا تھا۔

متبنّٰی رسم پر رسول اللہ کا طرزِ عمل: رسم کو ختم کرنے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے نکاح فرمایا۔ اس واقعہ کو منافقین نے غلط فہمی اور بد گمانی پیدا کرنے کا ذریعہ بنالیا تو ان کی تردید کی گئی۔

آدابِ مجلس نبوی:

اس سورۂ مبارکہ میں بارگاہِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے

ازواجِ مطہرات کی شان: ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے چیزیں طلب کرنے کا سلیقہ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کھانے کی دعوت میں شرکت کے آداب وغیرہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ سُورۃُ الاَحزاب میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان کو قناعت و توکل پر ہی قائم رہنا چاہیے کیوں کہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔ ان کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حرم میں ہونے کا جو شرف عطا کیا گیا ہے، یہ خود بہت بڑا اعزاز ہے۔

اہلِ بیت کی تطہیر: جب اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی پاکیزگی سے متعلق آیت نازل ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بلایا اور انھیں ایک چادر کے نیچے ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیٹھ کے پیچھے تھے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں بھی چادر کے نیچے کر لیا، پھر فرمایا: اے اللہ تعالیٰ یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان سے ناپاکی دور کر دے اور انھیں پوری طرح پاک وصاف کر دے۔ (جامع ترمذی:3205)

مرد اور عورت کی مساوی حیثیت: اسلام میں بحثیتِ انسان مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں اہمیت کے حامل ہیں۔ دونوں کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کے اہتمام کے ساتھ زندگی کے ہر میدان میں خصوصاً سماج اور معاشرہ کا حسن باقی رہتا ہے۔ اس سورت میں متعدد صفات بیان کرکے واضح کیا گیا ہے کہ مرد و عورت میں جو بھی ان صفات کا حامل ہو گا اس کو پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ اس ضمن میں مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہیں۔

خَاتَمُ النَّبِیّٖن: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خصوصی فضائل کے ساتھ ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی منصبی ذمہ داریوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیات میں ایک اعلیٰ خصوصیت خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہونا ہے۔ اس سورت میں واضح فرما دیا گیا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کسی بھی معنیٰ وصورت میں کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ حتیٰ کہ قربِ قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔

YOUTH ACADEMY

صفاتِ رسول کا بیان: سُورَۃُ الۡاَحزاب میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صفات میں شاہد، مبشر، نذیر، داعی اور سراج منیر ہونا بیان ہوا ہے۔

❖ شاہد کا معنیٰ گواہ کے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور سچے دین کے گواہ ہیں۔

❖ مبشر کے معنیٰ خوش خبری دینے والے یعنی اہلِ ایمان کو اچھے اعمال اور اطاعت و فرماں برداری کی بدولت اچھے انجام یعنی جنت کی خوش خبری سنانے والے ہیں۔

❖ نذیر کے معنیٰ ڈر سنانے والے کے ہیں یعنی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کفار و مشرکین کو ان کے کفر کے بُرے انجام یعنی جہنم کی وعید سنانے والے ہیں۔

❖ داعیًا الی اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا یعنی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

❖ "سراج منیر" سے مراد ہے روشن چراغ یعنی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ علم و حکمت کے نور سے منور ہیں اور لوگوں کو بھی کفر کی تاریکیوں سے نکال کر صراطِ مستقیم کی طرف لانے والے ہیں۔

❖ ان صفات کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے تبلیغ دین کرتے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

❖ اور اہلِ ایمان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جب کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حکم آجائے تو اس پر سر تسلیم خم کر دیں۔

درود و سلام کا حکم: سُورَۃُ الۡاَحزاب میں اہلِ ایمان کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی اپنی اپنی شان کے مطابق درود بھیج رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے سے مراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر رحمتیں نازل کرنا ہے اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے مراد ان رحمتوں کے نزول کی درخواست کرنا ہے۔

تقویٰ و پرہیز گاری کا حکم: سُورَۃُ الۡاَحزاب کے آخر میں اہلِ ایمان کو جن چیزوں پر زیادہ توجہ دینے کی تاکید کی گئی ہے ان میں

❖ تقویٰ اختیار کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے ممنوع کام سے باز رہنا

❖ اور سچ بول کر سیدھی سیدھی بات کرنا۔ انسان اگر یہ دو صفات اختیار کر لے اور اپنے قول و عمل میں تضاد ختم کر دے تو ہر قدم درست منزل کی طرف اٹھتا ہے اور اگر کوئی کوتاہی سرزد ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ درگزر فرما دیتا ہے۔

سورت کا نام	سوال	تعداد
سُورَۃُ مُحَمَّد	سُورَۃُ مُحَمَّد کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	01

جواب: سُورَۃُ مُحَمَّد کے مضامین

تعارف: سُورَۃُ مُحَمَّد قرآنِ مجید کی چھیالیسویں (46) سورت ہے۔ یہ چھبیسویں (26) پارے میں ہے۔ اس میں اڑتیس (38) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔ سُورَۃُ مُحَمَّد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس کا نام سورت اس کی دوسری آیت مبارکہ "وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۙ" سے ماخوذ ہے۔ اس سورت میں جہاد و قتال کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ اس بنا پر اس کو سُورَۃُ الۡقِتَال بھی کہا گیا ہے۔ یہ نام (سُورَۃُ الۡقِتَال) اس سورت کی بیسویں (20) آیت "وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَتۡ سُوۡرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ مُّحۡكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيۡهَا الۡقِتَالُ ۙ" سے ماخوذ ہے۔

عقیدہ و کردار کا تقابل: سُورَۃُ مُحَمَّد کے آغاز میں کفار کے عقیدہ و کردار کا مسلمانوں کے کردار سے تقابل کیا گیا ہے۔

باطل کی پیروی کی سزا: کفار کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ نہ صرف خود کفر کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں۔ چناں چہ باطل کی پیروی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔

ایمان والوں کے لیے اجر: اس کے مقابلے میں اہلِ ایمان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیوں کو مٹا دیا اور ان کے احوال کی اصلاح فرما دی۔

اہلِ ایمان کو ہدایات: سُورَۃُ مُحَمَّد کی متعدد آیات میں اہلِ ایمان کو مختلف ہدایات دی گئی ہیں۔ مثلاً

❖ انفاق و جہاد فی سبیل اللہ کا حکم

❖ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

YOUTH ACADEMY

- مجاہدین اور صابرین کی آزمائش کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے شہدا کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
- ایمان اور تقویٰ اختیار کرنے پر اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔
- اہلِ ایمان کے لیے جنت کی نعمتیں بیان کی گئی کہ ایسی جنتیں ہیں کہ جن میں پانی، دودھ، پاکیزہ شراب اور شہد کی نہریں بہتی ہوں گی۔ انھیں وہاں ہر طرح کے پھل عطا کیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش ہو گی۔

کفار کو تنبیہ: اس سورت میں کفار کو قرآنِ مجید کا انکار کرنے کی وجہ سے اَعمال کے ضائع ہونے اور ہلاک کر دیے جانے کی مختلف انداز میں تنبیہ کی گئی ہے۔ مثلاً

- ان کو کائنات میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ سابقہ نافرمان اَقوام کی تباہ شدہ بستیوں کو دیکھ کر ان سے عبرت حاصل کریں۔
- فرمایا گیا ہے کہ کفار کی زندگی کچھ دن جانوروں کی طرح کھانے پینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے محروم ہونے کی وجہ سے ان کی اہلِ ایمان کے مقابلے میں کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو گی۔
- وہ دنیا و آخرت میں بُرے انجام سے دوچار ہوں گے۔
- ہمیشہ کے لیے آگ میں رہیں گے جہاں انھیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

منافقین کا رویہ: اس سورت میں منافقین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جب انھیں دین کے لیے کسی عملی کام کا حکم دیا جاتا ہے تو ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں گویا ان پر موت کی غشی طاری ہو چکی ہو۔ حالاں کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل ہو تو اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔

سورت کا نام	سوال	تعداد
سُوْرَۃُ الْفَتْح	سُوْرَۃُ الْفَتْح کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	06

جواب: سُوْرَۃُ الْفَتْح کے بنیادی مضامین

تعارف: سُوْرَۃُ الْفَتْح قرآن مجید کی اڑتالیسویں (48) سورت ہے۔ یہ چھبیسویں (26) پارے میں ہے۔ اس سورت مبارکہ میں انتیس (29) آیات اور چار (4) رکوع ہیں۔ سُوْرَۃُ الْفَتْح کا نام اس کی پہلی آیت ("اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا") "اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بےشک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا کی" میں مذکور لفظ فَتْحًا کی نسبت سے ہے۔ یہ سورت مبارکہ صُلحِ حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لا رہے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان آیات سے اپنی محبت کا اظہار فرمایا چناں چہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا" (سُوْرَۃُ الْفَتْح:1) نازل ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے" (صحیح مسلم:4637)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بلایا اور فرمایا: اے ابن خطاب! آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ سورت یہ ہے "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا" (سُوْرَۃُ الْفَتْح:1) (جامع ترمذی:3262)

صلح حدیبیہ۔ فتح مبین: سُوْرَۃُ الْفَتْح کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین کا ذکر فرمایا ہے۔ فتح مبین سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ چھے ہجری کو مسلمان عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے مگر مشرکین مکہ کی ضد کی وجہ سے مسلمانوں کو مقامِ حدیبیہ پر رکنا پڑا اور عمرہ ادا نہ کر سکے۔ اس مقام پر مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا۔ اس معاہدے کی صورت میں ہونے والی صلح کو صلح حدیبیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حقیقی فتح: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (سورۃ الفتح:1) میں فتح سے مراد مکہ کی فتح لیتے ہو جب کہ ہم حقیقی فتح، حدیبیہ کے دن بیعتِ رضوان کو سمجھتے ہیں۔ (صحیح بخاری:4150)

غمزدہ دلوں کو تسلی: صلح حدیبیہ سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل عمرہ ادا نہ کر پانے کی وجہ سے رنجیدہ و غم زدہ تھے۔ سُوْرَۃُ الْفَتْح میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے غم زدہ دل کو تسلی دیتے ہوئے:

- اس معاہدے کو فتح مبین قرار دیا۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اپنی نعمت مکمل کرنے کا اعلان فرمایا۔
- صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھنے کی خوش خبری سنائی۔
- اپنی مکمل حمایت اور مدد کا وعدہ فرمایا۔

YOUTH ACADEMY

- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے بارے میں بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں سکون اور اطمینان داخل فرمایا۔
- جنت میں داخلے کی خوش خبری سنائی۔
- منافقین سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا غضب اور دوزخ کی آگ ہے۔

نبی کریم کی صفات کا تذکرہ: سُوْرَۃُ الْفَتْحِ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو:

- "شَاھِدًا" گواہی دینے والا
- "مُبَشِّرًا" خوش خبری سنانے والا
- اور "نَذِیْرًا" ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

نبی کریم کی تعظیم کی نصیحت: مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدد، تعظیم اور عزت کرو۔

بیعتِ رضوان: سُوْرَۃُ الْفَتْحِ میں اللہ تعالیٰ نے بیعتِ رضوان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اہلِ ایمان سے محبت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سب بیعت کرنے والے ہاتھوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

صحابہ کرا کے لیے انعامات: اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے اپنی دائمی رضامندی کا اعلان فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مزید فتوحات اور غنیمتوں کی خوش خبریاں دی گئیں۔ مزید فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ضرور تمھیں اس حرمت والے گھر میں داخل فرمائے گا۔

منافقین کا رویہ:

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کا رویہ بیان کرتے ہوئے ان پر اپنی ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کا حال بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بتادیا کہ یہ منھ سے کچھ کہیں گے جب کہ ان کے دلوں میں کچھ اور ہوگا۔ پھر جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خیبر کی طرف جائیں گے تو یہ منافقین جہاد پر ساتھ جانے کی اجازت لیں گے چناں چہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انھیں اپنے ساتھ جانے سے روک دیں۔

کفار کی سازش: اس سورت مبارکہ میں کفارِ مکہ کے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر حملہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی حفاظت کا تذکرہ ہے۔ چند کفارِ مکہ نے ایک مقام پر موقع پاکر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر حملہ کر دیا۔ جس کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر حملہ آور ہونے کے لیے اسّی (۸۰) کافر تنعیم کے پہاڑ سے نمازِ فجر کے وقت اترے۔ وہ چاہتے تھے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو (نَعُوْذُ بِاللّٰہ) شہید کر دیں، مگر سب پکڑے گئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں چھوڑ دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت: وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ نازل فرمائی۔ (صحیح مسلم: 1808)

صحابہ کرام کی صفات کا تذکرہ: سُوْرَۃُ الْفَتْحِ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی صفات اور کردار کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

- یہ کافروں کے لیے سخت ہیں۔
- آپس میں مہربان ہیں۔
- رکوع اور سجدے کرنے والے ہیں۔
- ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب رہتے ہیں۔
- ان کی پیشانیوں پر بہت زیادہ سجدے کرنے کی وجہ سے نشان ہیں۔
- ان کی یہ تعریفیں توراتِ مقدس اور انجیل مقدس میں بھی بیان کی گئی ہیں۔

سورت کا نام	سوال	تعداد
سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ	سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	06

جواب: سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ کے بنیادی مضامین

YOUTH ACADEMY

تعارف: سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ قرآن مجید کی انچاسویں (49) سورت ہے۔ یہ چھبیسویں (26) پارے میں ہے۔ یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو (2) رکوع اور اٹھارہ (18) آیات ہیں۔ حجرات حجرہ کی جمع ہے، جس کے معنی کمرے کے ہیں۔ حجرات سے مراد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رہائش گاہیں ہیں۔ اس سورت مبارکہ میں بارگاہِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حاضری کے آداب سکھائے گئے ہیں۔

ایک دفعہ بنی تمیم کا وفد مدینہ منورہ آیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے حجرہ مبارکہ میں آرام فرمارہے تھے۔ ان لوگوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد تک انتظار کرنے کی بجائے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر سے باہر کھڑے ہو کر بے ادبی سے پکارنے والوں کی مذمت کی ہے۔

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب: سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ کی ابتدا میں بارگاہِ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضری کے آداب کی تعلیم دی گئی ہے کہ

- ❖ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کوئی بات فرمائیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی اور اتباع کی جائے۔
- ❖ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے مقابلے میں کوئی مشورہ پیش نہ کیا جائے۔
- ❖ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلے سے پہلے کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔
- ❖ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں آہستہ آواز میں بات کی جائے۔
- ❖ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما رہے ہوں تو باہر سے آواز نہ دی جائے بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے باہر تشریف لانے کا انتظار کیا جائے۔

جنت کی بشارت اور اعمال کے ضیاع کی وعید: آداب کی بجا آوری پر جنت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے اور کوتاہی کی صورت میں اعمال ضائع ہونے کی وعید سنائی گئی ہے۔

معاشرتی آداب: سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ میں معاشرتی آداب کی تعلیم دی گئی ہے کہ

- ❖ سنی سنائی بات پر اس وقت تک یقین نہ کیا جائے جب تک پوری تحقیق اور تسلی نہ کر لی جائے۔
- ❖ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔
- ❖ ہمیشہ محبت سے رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔
- ❖ اگر مسلمان بھائی کسی معاملے میں جھگڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کروانی چاہیے۔
- ❖ اور ہمیشہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے۔

معاشرتی برائیوں سے بچنے کی تلقین: سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ میں مختلف معاشرتی برائیوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے کہ

- ❖ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں۔
- ❖ طعنہ نہ دیں۔
- ❖ کسی کو غلط نام سے نہ پکاریں۔
- ❖ بدگمانی نہ کریں۔
- ❖ کسی کی غیبت نہ کریں۔
- ❖ دوسروں کی جاسوسی نہ کریں۔
- ❖ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے کو خود سے کم تر سمجھے۔
- ❖ اور واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

مومنین کی پہچان: سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ میں مومنین کی پہچان بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مومنین وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لاتے ہیں، ان کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے جان و مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔

سورت کا نام	سوال	تعداد
سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡدِ	سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡدِ کے بنیادی مضامین پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔	–

جواب:

YOUTH ACADEMY

تعارف: سُورَۃُ الْحَدِیْدِ قرآن مجید کی ستاونویں(57) سورت ہے۔ یہ ستائیسویں(27) پارے میں ہے۔ یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں انتیس(29) آیات اور(4) رکوع ہیں۔ سورت کی پچیسویں(25) آیت (وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ) میں الْحَدِیْدَ کا لفظ آیا ہے جس کا معنیٰ "لوہا" ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُورَۃُ الْحَدِیْدِ ہے۔ یہ مسبحات (جن سورتوں کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہوتی ہے اُن کو مسبحات کہتے ہیں) میں سے پہلی سورت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اِن میں ایک ایسی آیت ہے جو ایک ہزار آیات سے افضل ہے۔ (جامع ترمذی:2921)

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان: سُورَۃُ الْحَدِیْدِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی توحید وصفات اور قدرتِ کاملہ کا بیان ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان اور موت و حیات کا مالک ہے۔ اس کی نہ کوئی ابتدا ہے اور نہ ہی انتہا ہے۔ وہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ سب نے اُسی کے پاس جانا ہے۔

اللہ اور رسول پر ایمان: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ: انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے اور ایمان لانے والوں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے والوں کے لیے بہترین اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔

عظیم درجات کے حامل صحابہ: انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دلاتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے فتح سے قبل اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور قتال کیا وہ ان لوگوں کی نسبت عظیم درجات کے حامل ہیں جنھوں نے فتح کے بعد یہ اعمال انجام دیے۔ البتہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لیے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مومنین اور منافقین کا انجام: مومنین اور منافقین کا انجام ذکر کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اہلِ ایمان اس طرح جنت میں جائیں گے کہ ان کے آگے اور دائیں نور ہو گا۔ جب کہ منافقین اس سے محروم ہوں گے۔

دنیا کی بے ثباتی: دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کیا گیا ہے۔

خشیتِ الٰہی: اس سورت میں اہلِ ایمان کو خشیتِ الٰہی کی تلقین کی گئی ہے۔

اہلِ کتاب کی تنگ دلی: اہلِ کتاب کی تنگ دلی کا ذکر کیا گیا ہے۔

آخرت کی تیاری: مومنین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آخرت کی تیاری کرتے ہوئے مغفرت وجنت کے طلب گار رہیں۔

اتباعِ رسول کے ثمرات کا تذکرہ: سورت کے آخر میں اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ثمرات ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاو رسل علیہم السّلام کو دلائل، کتاب اور میزان کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

تذکرہ حضرت عیسیٰ اور رہبانیت: اس ضمن میں بطورِ خاص حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ انھیں انجیلِ مقدس عطا فرمائی گئی اور ان کے پیرو کاروں کے دلوں میں نرمی اور رحمت پیدا کر دی البتہ رہبانیت یعنی ترکِ دنیا اور معاشرتی ذمہ داریوں سے فرار ہونا نصاریٰ نے خود ایجاد کیا تھا۔

YOUTH ACADEMY